سوال

مخنث (ہیجڑے) کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے ،جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہ بیٹے دیتا ہے نہ بیٹیاں ۔جسے اللہ نے نہ مرد بنایا ہو نہ عورت ،اس کہ بارے میں قرآن و حدیث خاموش کیوں ہیں ۔کیا آج سے 1400 سال پہلے اللہ ایسی مخلوق پیدا نہیں فرماتا تھا ۔؟ برائے مہربانی میری پریشانی کو مد نظر رکھ کر جواب دیں ۔؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی مخلوق کو عربی میں مخنث اور اردو میں ہیجڑا یا کھسرا کہا جاتا ہے ۔ اور ایسی خلقت والے لوگ آج کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی موجود تھے ،اور شریعت میں ایسے لوگوں کے حوالے سے تفصیلی راہنمائی موجود ہے ،فقہائے کرام نے اپنی کتب فقہ میں ایسے لوگوں کے حوالے سے تفصیلی مباحث بیان فرمائی ہیں ۔ شیخ صالح المنجد سے مخنث کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا : اول : 1 خنثی لغت عرب میں اس شخص کو کہتے ہیں جو نہ تو خالص مرد ہو اور نہ ہی خالص عورت ، یا پھر وہ شخص جس میں مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں ، یہ خنث سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ نرمی اور کسر ہے ، کہا جاتا ہے خنثت الشئ فتخنث ، یعنی : میں نے اسے نرم کیا تو وہ نرم ہوگئی ، اور الخنث اسم ہے اور اصطلاح میں : اس شخص کو کہتے ہیں جس میں مرد و عورت دونوں کے آلہ تناسل ہوں ، یا پھر جسے اصل میں کچھ بھی نہ ہو ، اور صرف پیشاب نکلنے والا سوراخ ہو 2 اور المخنث : نون پر زبر کے ساتھ : اس کو کہتے ہیں جو کلام اور حرکات و سکنات اور نظر میں عورت کی طرح نرمی رکھے ، اس کی دو قسمیں ہیں : پہلی قسم : جو پیدائشی طور پر ہی ایسا ہو ، اس پر کوئی گناہ نہیں دوسری قسم : جو پیدائشی تو ایسا نہیں ، بلکہ حرکات و سکنات اور کلام میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرے ، تو ایسے شخص کے متعلق صحیح احادیث میں لعنت وارد ہے ، خنثی کے برخلاف مخنث کے ذکر یعنی نر ہونے میں کوئی اخفاء نہیں ہے 3 خنثی کی دو قسمیں ہیں : مثی مشکل اور خنثی غیر مشکل اخنثی غیر مشکل : جس میں مرد یا عورت کی علامات پائی جائیں ، اور یہ معلوم ہو جائے کہ یہ مرد ہے یا عورت ، تو یہ خنثی مشکل نہیں ہوگا ، بلکہ یہ مرد ہے اور اس میں زائد خلقت پائی جاتی ہے ، یا پھر یہ عورت ہوگی جس میں کچھ زائد اشیاء ہیں ، اور اس کے متعلق اس کی وراثت اور باقی سارے احکام میں اس کا حکم اس کے مطابق ہوگا جس طرح کی علامات ظاہر ہونگی ب خنثی مشکل : یہ وہ ہے جس میں نہ تو مرد اور نہ ہی عورت کی علامات ظاہر ہوں ، اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ مرد ہے یا عورت ، یا پھر اس کی علامات میں تعارض پایا جائے تو اس سے یہ حاصل ہوا کہ خنثی مشکل کی دو قسمیں ہیں : ایک تو وہ جس کو دونوں آلے ہوں ، اور اس میں علامات بھی برابر ہوں ، اور ایک ایسی قسم جس میں دونوں میں سے کوئی بھی آلہ نہ ہو بلکہ صرف سوراخ ہو 4 جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ اگر بلوغت سے قبل خنثی ذکر سے پیشاب کرے تو یہ بچہ ہوگا ، اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو یہ بچی ہے اور بلوغت کے بعد درج ذیل اسباب میں سے کسی ایک سے واضح ہو جائیگا : اگر تو اس کی داڑھی آ گئی ، یا پھر ذکر سے منی ٹپکی ، یا پھر کی عورت کو حاملہ کر دیا ، یا اس تک پہنچ گیا تو یہ مرد ہے ، اور اسی طرح اس میں بہادری و شجاعت کا آنا ، اور دشمن پر حملہ آور ہونا بھی اس کی مردانگی کی دلیل ہے ، جیسا کہ علامہ سیوطی نے اسنوی سے نقل کیا ہے اور اگر اس کے پستان ظاہر ہوگئے ، یا اس سے دودھ نکل آیا ، یا پھر حیض آگیا ، یا اس سے جماع کرنا ممکن ہو تو یہ عورت ہے ، اور اگر اسے ولادت بھی ہو جائے تو یہ عورت کی قطعیت پر دلالت کرتی ہے ، اسے باقی سب معارض علامات پر مقدم کیا جائے گا اور رہا میلان کا مسئلہ تو اگر ان سابقہ نشانیوں سے عاجز ہو تو پھر میلان سے استدلال کیا جائیگا ، چنانچہ اگر وہ مردوں کی طرف مائل ہو تو یہ عورت ہے ، اور اگر وہ عورتوں کی طرف مائل ہو تو یہ مرد ہے ، اور اگر وہ کہے کہ میں دونوں کی طرف ایک جیسا ہی مائل ہوں ، یا پھر میں دونوں میں سے کسی کی طرف بھی مائل نہیں تو پھر یہ مشکل ہے سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں : فقہ میں جہاں بھی خنثی کو مطلق بیان کیا جائے تو اس سے خنثی مشکل مراد ہے انتہی مختصرا دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (20/21-23). دوم : الخنثی : ہماری مراد خنثی مشکل ہے ، اس کو دونوں آلے یعنی مرد اور عورت دوں کے عضو

ہوں تواس کی دو قسمیں ہیں : ایک توایسی قسم ہے جس میں یہ راجح نہیں کہ وہ دونوں میں سے کونسی جنس ہے ، اور دوسری وہ قسم جس کے بارہ میں معلوم ہوجائے اس کی علامات میں : میلان شامل ہے ، چنانچہ اگر تووہ عورت کی طرف مائل ہو تووہ مرد ہے ، اوراگراس کا میلان مردوں کی جانب ہے تووہ عورت ہوگی اور جنسی طور پر عاجزوہ شخص ہوگا جس کا عضوتناسل توہے لیکن کسی بیماری یا نفسیاتی یا عصبی یا کسی اور سبب کے باعث وہ جماع کی طاقت نہ رکھتا ہو، جس کے تیجہ میں نہ تواس سے جماع ہوگا، اور نہ ہی استمتاع اور نہ ہی اولاد پیدا ہوگی اس سے یہ واضح ہوا کہ جنسی طور پر ہر عاجز شخص ہیجڑا یعنی خنثی نہیں ہوتا، بلکہ ہوسکتا ہے وہ کسی بیماری کی علت کے سبب جنسی عاجز ہو، اوراس کا تخنث کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ مخنث یعنی ہیجڑا ہو لیکن وہ جنسی طور پر وطئ کرنے پر قادر ہو ارہا ہیجڑے کی شادی کا مسئلہ تواس کے متعلق عرض ہے کہ : اگر تووہ غیر مشکل ہے تواس کی حالت کے مطابق اس کی دوسری جنس سے شادی کی جائیگا ، اوراگر وہ خنثی مشکل ہے تواس کی شادی کرنا صحیح نہیں ، اس کا سبب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ وہ مرد ہو تو مرد مرد سے کیسے شادی کرسکتا ہے ؟ !اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عورت ہو تو عورت عورت سے کیسے شادی کر سکتی ہے ؟ !اوراگر وہ عورت کی طرف مائل ہواور مرد ہونے کا دعوی کرے تو یہ اس کے مرد ہونے کی ترجیح کی علامت ہے ، اوراسی طرح اگر وہ مرد کی طرف مائل ہواور عورت ہونے کا دعوی کرے تووہ عورت ہے ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : " خنثی یا تو مشکل ہوگا یا پھر غیر مشکل ، اگر وہ غیر مشکل ہواوراس میں مردوں کی علامات ظاہر ہوں تو مرد ہے اوراسے مردوں کے احکام حاصل ہونگے ، یا پھر اس میں عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تووہ عورت ہے اوراسے عورتوں کے احکام حاصل ہوں گے اوراگر وہ خنثی مشکل ہے اس میں نہ تو مردوں اور نہ ہی عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تواس کے نکاح میں ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے : خرقی کا کہنا ہے کہ اس میں اس کا قول مرجع ہوگا اوراس کے قول کو مانا جائیگا ، اگر تووہ کہتا ہے کہ وہ مرد ہے ، اوراس کی طبیعت عورتوں سے نکاح کی طرف مائل ہوتی ہے تواسے عورت سے نکاح کا حق حاصل ہے اوراگر وہ یہ بیان کرے کہ وہ عورت ہے اوراس کی طبیعت مردوں کی طرف مائل ہوتی ہے تواس کی مرد سے شادی کی جائیگی ; کیونکہ یہ ایسا معنی ہے جس تک اس کے ذریعہ ہی پہنچا جاسکتا ہے ، اوراس میں کسی دوسرے کو ایجاب کا حق حاصل نہیں ، تو بالکل اس کا قول قبول ہوگا جس طرح عورت کا حیض اور عدت میں قبول کیا جاتا ہے ، اور وہ اپنے آپ کو جانتا ہے کہ اس کی طبیعت اور شہوت کس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے ; کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حیوانات میں عادت بنائی ہے کہ مذکر مؤنث کی طرف مائل ہوتا ہے ، اور مؤنث مذکر کی طرف مائل ہوتا ہے اور یہ میلان نفس اور شہوت میں ایک ایسا معاملہ ہے جس پر کوئی دوسرا مطلع نہیں ہو سکتا صرف صاحب میلان اور شہوت کو پتہ چلتا ہے ، اوراس کی ظاہری علامات کی معرفت ہمارے لیے مشکل ہے ، اس لیے باطنی امور میں جواس کے ساتھ مخصوص ہیں میں اس کے حکم کی طرف رجوع کیا جائیگا ، یعنی اس کی بات مانی جائیگی دیکھیں : المغنی (319/7) . اور یہ کہنا کہ خنثی مشکل کی شادی صحیح نہیں یہ جمہور علماء کا قول ہے ، اگر وہ اپنی طبیعت میں میلان اور شہوت دیکھے تو کیا کرے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ : ہم اسے کہیں گے صبر کرو، حتی کہ اللہ تعالی آپ کی حالت اس سے بہتر کردے شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں : " اور نکاح کے باب میں " خنثی مشکل " جس کا مرد اور عورت دونوں کا عضوتناسل ہو، یعنی مرد کا عضوتناسل بھی اور عورت کی شرمگاہ بھی اور یہ واضح نہ ہو کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت ، اس طرح کہ وہ پیشاب دونوں سے کرتا ہو، اوراس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے امتیاز کرے کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت تواس کی شادی کرنا صحیح نہیں ، نہ تووہ عورت سے شادی کرے اور نہ ہی مرد سے ، عورت سے شادی اس لیے نہ کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی عورت ہو ، اور عورت کی عورت سے شادی نہیں ہوسکتی ، اور نہ ہی کسی مرد سے شادی کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی مرد ہواور مرد کی مرد سے شادی نہیں ہوسکتی وہ اسی طرح بغیر شادی کے ہی رہے حتی کہ اس کا معاملہ واضح ہوجائے ، اور جب واضح ہو جائے تو اگر وہ مردوں میں ہو تو عورت سے شادی کرلے ، اور اگر عورتوں میں شامل ہو تو مرد سے شادی کرلے ، یہ اس وقت تک حرام ہے جب تک اس کا معاملہ واضح نہیں ہوجاتا دیکھیں : الشرح الممتع (160/12) . اور شیخ رحمہ اللہ اس کو مکمل کرتے ہوئے کہتے ہیں : " اور اگر اسے شہوت ہواور اب شرعی طور پر اس کی شادی ممنوع ہو تووہ کیا کرے ؟ ہم اسے کہیں گے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : " تم میں سے جو کوئی بھی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ یہ اس کی آنکھوں کو نیچا کردیتی ہے ، اور شرمگاہ کو محفوظ کرتی ہے ، اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے " تو ہم اسے کہیں گے کہ تم روزے رکھو اوراگر وہ کہتا ہے کہ : میں روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے ایسی ادویات دی جاسکتی ہیں جو اس کے معاملہ کو آسان کردے ، اور یہ قول غیر مشروع طریقہ سے منی خارج کرنے کے قول سے بہتر ہے دیکھیں : الشرح الممتع (161/12) .

ب اور جنسی طور پر عاجز شخص کی شادی کے متعلق عرض ہے کہ : شریعت میں اس کے لیے کوئی مانع نہیں ، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس سے شادی کر رہا ہے اس کے سامنے واضح کرے کہ وہ جنسی طور پر عاجز ہے یعنی اپنی پوری حالت بیان کرے ، اوراگر بیان نہیں کرتا تو گنہگار ہوگا ، اور عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے ; کیونکہ استمتاع اور اولاد شادی کے عظیم مقاصد میں شامل ہیں ، اور یہ ان حقوق میں شامل ہیں جو خاوند اور بیوی دونوں میں مشترک ہیں " اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے : " العنۃ : یعنی شہوت نہ ہونا : جمہور فقھاء کے ہاں یہ ایک ایسا عیب ہے جو ایک برس کی مہلت دینے کے بعد بیوی کو خاوند سے علیحدگی کا اختیار دیتا ہے حنابلہ میں سے ایک جماعت جن میں ابو بکر اور المجد یعنی ابن تیمیہ شامل ہیں ، نے اختیار کیا ہے کہ عورت کو فی الحال فسخ کا اختیار حاصل ہے اور جمہور نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت جس میں انہوں نے شہوت سے عاجز شخص کے لیے ایک

برس کی مدت مقرر کی تھی سے استدلال کیا ہے؛اوراس لیے کہ بیوی کا مقصود توشادی کر کے عفت و عصمت اختیار کرنا ہے ، اوراس سے اس کواپنے نفس کےلیے عفت حاصل ہو سکتی ہے ، اورایسا عقدنکاح سے مقصود کا بالکل ہی خاتمہ کردے اس میں عاقد کو عقد ختم کرنے کا حق حاصل ہے ، اور علماء اس پر متفق ہیں کہ خرید و فروخت میں عیب کی وجہ سے تھوڑاسا بھی مال جاتا رہے ت واس میں اختیارثابت ہوجاتا ہے ، چنانچہ عیب کی وجہ سے بالاولی نکاح کا مقصد فوت ہوجا ئیگا " انتہی دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (16/31) لیکن بعض اوقات ایسی عورت جسے عمر زیادہ ہونے یاکسی مرض کی بنا پر شہوت نہ ہو تووہ راضی ہو سکتی ہے ، توپھر خدمت اورانس و محبت اوراخراجات اور حمایت اوردوسرے مقاصد نکاح کےلیے اس سے شادی کرنے میں کیا مانع ہے ؟. شیخ ابراہیم بن محمد بن سالم ضویان الحنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں : "اور جس کو شہوت نہیں مثلا عنین اور بڑی عمر کے شخص کےلیے شادی کرنا مباح ہے؛ کیونکہ شریعت میں اس کی ممانعت نہیں ہے دیکھیں : منارالسبیل (911/2). اور "العنین " وطئ سے عاجز شخص کوکہتے ہیں ، اور بعض اوقات وہ وطئ کی خواہش تورکھتا ہے لیکن وہ وطئ نہیں کرسکتا اگر بیوی کو معلوم ہوجائے کہ خاوند جنسی طور پر کمزور ہے اوروہ اس کے ساتھ رہنے پر راضی ہوجائے بیوی کا حق فسخ ساقط ہوجا ئیگا شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں : " قولہ : اوراگراس نے کسی بھی وقت کہاکہ : میں وطئ سے عاجز شخص پر راضی ہوئی تو مستقل طور پراس کا اختیار ساقط ہوجاتا ہے ، مثلاایسی عورت جو وطئ کی استطاعت نہ رکھنے والے خاوند پر راضی ہوگئ ، اور پھر باقی عورتوں کی طرح اس عورت کو بھی نکاح کی شہوت پیدا ہوگئ اوروہ اپنا نکاح فسخ کرنا چاہے تو ہم کہیں گے : تجھے کوئ اختیار نہیں ، اوراگر وہ کہے کہ : اس وقت تومیں اس کوپسند کرتی اوراس پر راضی تھی ، لیکن اب مدت زیادہ ہوگئ ہے اورمیں اس کو نہیں چاہتی ، تو ہم اسے کہیں گے : اب تجھے کوئ اختیار نہیں ، کیونکہ یہ کوتاہی تیری جانب سے ہی تھی " دیکھیں : الشرح الممتع (211/12). خلاصہ یہ ہواکہ : خنثی یعنی ہیجڑے کی اگر حقیقت حال کا علم نہ ہوکہ آیا وہ مرد ہے یا عورت ، تواس کی شادی کرنا جائز نہیں ، اوراگراس کی حالت واضح ہوکہ وہ مرد ہے : تواس کی شادی کرنا صحیح ہے ، لیکن یہ ضروری ہے کہ اس جیسی حالت میں ڈاکٹر سے رائے طلب کی جائے جواس سلسلہ میں ماہر ہوتاکہ اس کی حالت واضح کرے ، اوراس سے شادی کے امکان کی حالت بھی بتاسکے لیکن جنسی طور پر کمزور یا پھر جنسی طور پر عاجز شخص کی شادی صحیح ہے ، لیکن شادی سے قبل اس کواپنی حالت بیان کرنا ضروری ہے ، اگروہ حالت بیان اورواضح کرتا ہے تواس کی اس کے ساتھ صحیح ہے جسے علم ہوکہ وہ اسی حالت میں اس کے ساتھ رہ سکتی ہے ، مثلاًکہ عورت بھی اسی طرح کی ہواوراسے مردوں کی خواہش نہ ہو، لیکن نوجوان لڑکی توشادی میں وہی کچھ چاہتی ہے جس طرح دوسری نوجوان لڑکی چاہتی ہے اس لیے ہم ایسا کرنے کی نصیحت نہیں کرتے کیونکہ وہ عورت ہوسکتا ہے خیال کرے کہ وہ صبر کرلے گی ، لیکن بعد میں وہ صبر نہ کرسکے ، اور حرام کے متعلق سوچنا شروع کردے اللہ اس سے محفوظ رکھے تاکہ جواسے حاصل نہیں ہوسکتا وہ حاصل کرلے بہر حال معاملہ جو بھی ہو : ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ یہ خطرات والا کام مت کریں ، اوراس جیسی حالت والے شخص سے شادی کرنا قبول کر کےاپنے آپ کو دھوکہ میں مت رکھیں ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ